رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

تار کا پتہ الفضل قادیان

رجسٹرڈ ایل ۸۳۵

روزنامہ الفضل قادیان

ایڈیٹر۔ غلام نبی

قیمت ایک آنہ

The DAILY ALFAZL QADIAN

قیمت ششماہی اندرون ہند ۸ عہ

قیمت ششماہی بیرون ہند لعہ

جلد ۲۳ | مورخہ ۷۔ رجب ۱۳۵۴ھ | یوم یکشنبہ | مطابق ۶ر اکتوبر ۱۹۳۵ء | نمبر ۸۳

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے چیلنج مباہلہ کے متعلق احرار کی طرف سے جو باتیں اس وقت پیش کی گئی ہیں۔ ان کے متعلق حضور نے اپنے ۲۷ر ستمبر کے خطبہ جمعہ میں پوری وضاحت کے ساتھ اپنے خیالات کا اظہار فرمادیا ہے۔ اور اس اخبار میں وہ خطبہ شائع کیا جا رہا ہے۔ ناظرین بغور ملاحظہ فرمائیں اور دیکھیں کہ کیسے صاف طور پر احرار کے تمام عذرات کو باطل ثابت کر کے

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا ایک اور خطبۂ جمعہ

چیلنج مباہلہ کے متعلق احرار کے تمام عذرات کا ازالہ

مباہلہ پر آمادگی ظاہر کی گئی ہے۔ اب بھی اگر احرار مباہلہ کا چیلنج منظور نہ کریں۔ تو اس کا صاف مطلب یہ ہوگا۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی توہین کا جو الزام ان کی طرف سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر لگایا جاتا ہے۔ وہ محض عوام کو دھوکہ دے کر مشتعل کرنے کے لئے لگایا جاتا ہے۔ ورنہ اس کے درست ہونے پر احرار کو خود بھی یقین نہیں ہے ؎

درخواست ہائے دُعا

(۱) عزیزم احمد میڈیکل سکول امرتسر کا فائنل امتحان دے رہا ہے۔ اس کی کامیابی کے لئے احباب دعا فرمائیں۔ خاکسار حافظ غلام محمد سابق مبلغ ماریشس (۲) خاکسار مدت مدید سے سخت تکلیف دہ امراض میں مبتلا ہے۔ تمام احباب سے التماس ہے۔ کہ احقر کی کلی صحت یابی کے لئے درد دل سے دُعا فرمائیں۔ خاکسار مشتاق احمد کمبل پور اڑلیہ (۳) میری بہن بیگم بی بی صاحبہ کی آنکھیں بوجہ کمزوری بند ہوگئی تھیں۔ اب ان کی آنکھیں بنوانے کا خیال ہے۔ دعا کریں۔ کہ اللہ تعالےٰ اسے بینائی عطا کرے۔ اور آنکھوں کا اپریشن کامیاب ہو جائے۔ خاکسار نور محمد پٹواری تحصیل پاک پٹن (۴) میاں عصمت اللہ صاحب جو ماسٹر ہدایت اللہ صاحب مرحوم کے بھائی اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پرانے صحابی ہیں۔ ان پر بائیں طرف عرصہ ۳۰ یوم سے فالج کا حملہ ہوگیا ہے۔ احباب سے التجا ہے۔ کہ ان کی صحت کے لئے درد دل سے دُعا فرمائیں۔ خاکسار عبد الغفور گجرات (۵) بندہ کو ملازمت میں حسب خواہش ترقی دی جانے کے متعلق افسران بالا نے سفارش کی ہے۔ مگر مخالفین نہایت شد و مد سے اخلاقی پروپیگنڈا کے طفیل میرے کاموں میں روڑے اٹکانا چاہتے ہیں۔ احباب میری ترقی اور دشمنوں کی ناکامی کے لئے دُعا فرمائیں۔ خاکسار ظفر الحق اکوٹنٹ پشاور (۶) میں ان دنوں بہت سے مصائب میں مبتلا ہوں۔ احباب دعا کریں۔ اللہ تعالےٰ اپنا فضل کرے۔ خاکسار سلطان احمد کاتب لودھیانہ (۷) مولوی علی احمد صاحب ایم۔ اے بھاگلپوری جن کا وجود سلسلہ عالیہ کے لئے اس علاقہ میں نہایت مفید ہے۔ ایک عرصہ سے سخت بیمار چلے آتے ہیں۔ اور ان کی جلد اور کامل صحت کے لئے تمام بھائی دُعا فرمائیں۔ خاکسار عبد الباقی سعدی پور مونگھیر (۸) دشمن مجھے ہر طرح سے نقصان پہنچانے کی فکر میں ہیں۔ احباب دُعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ مجھے ان کی شرارتوں سے محفوظ رکھے خاکسار نور محمد بی۔ اے۔ بی ٹی ہیڈ ماسٹر شرقپور (۹) میرے برادر زادہ بابو عبد الکریم صاحب بعارضہ بخار بیمار ہیں۔ احباب دعا کریں کہ صحت فرمائیں۔ خاکسار نور احمد خان کلرک بہشتی مقبرہ قادیان (۱۰) بھمبر کی سنگلاخ زمین مخالفین کی آماجگاہ بنی ہوئی تھی۔ اور کہا جاتا تھا۔ کہ اس علاقہ میں احمدیت کا نور اثر انداز نہیں ہوگا۔ مگر خدا کی شان کہ اسی بے آب و گیاہ بنجر میں اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل و کرم سے سعید لوگوں کی ایک مخلص جماعت کھڑی کردی ہے۔ احباب اسکی ترقی کے لئے دعا کریں۔ سیکرٹری جماعت احمدیہ بھمبر

احرار کے "صاحبزادہ" اور اس کے ساتھی کا ایک سکھ پر حملہ

سنا گیا ہے احرار کا صاحبزادہ حنیفا جس پر حضرت مرزا شریف احمد صاحب پر حملہ کرنے کا مقدمہ چل رہا ہے۔ اور ایک شخص جمن جو سابقہ سزا یافتہ ہے۔ دونوں ۲ اکتوبر قادیان کے ایک قریب کے گاؤں ناس پور کے ایک سکھ سردار عطر سنگھ صاحب پنشنر جمعدار کے کھیت میں سے شہد اتارنے کے لئے گئے۔ جب وہ چھتہ کو چھیڑنے لگے۔ تو سردار عطر سنگھ نے ان سے کہا ہم کھیتوں میں کام کر رہے ہیں۔ ہمیں مکھیاں لڑینگی۔ اس لئے شہد نہ اتارو۔ چونکہ اس نے شہد اتارنے کی اجازت دینے سے قطعی انکار کر دیا۔ اس لئے حنیفا اور جمن دونوں نے اسے سخت زدوکوب کیا۔ اس کی داڑھی نوچی۔ بہت سے بال اکھیڑ دیئے۔ اور پھر وہاں سے بھاگ آئے۔

سنا گیا ہے کہ سردار عطر سنگھ کو دیگر ضربات کے علاوہ ناک پر سخت چوٹ لگائی گئی ہے۔ جس سے ناک کی ہڈی ٹوٹ گئی ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے۔ کہ اس واقعہ کی رپورٹ پولیس کی چوکی قادیان میں لکھا دی گئی ہے چونکہ یہ دونوں شخص اپنے اوصاف خصوصی میں احرار کے قادیان میں نمائندے اور آلہ کار ہیں۔ اس لئے وہ اس موقعہ پر بھی ان کی پوری پوری حمایت کر رہے ہیں اور سنا گیا ہے۔ کہ ان میں سے بعض نے موضع ناس پور میں جاکر یہ بھی کوشش کی کہ اس واقعہ کو دبا دیا جائے۔

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

۴ اکتوبر ۱۹۳۵ء کو بیعت کرنیوالوں کے نام

ذیل کے اصحاب دستی اور بذریعہ خطوط حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ہاتھ پر بیعت کرکے داخل احمدیت ہوئے۔

نمبر	نام	مقام
	دستی بیعت	
۱	میاں محمد یار صاحب	ضلع سرگودھا
۲	جیون صاحب	ضلع گورداسپور
۳	برکت بیگ صاحب	قادیان
۴	محمد بیگ صاحب	"
۵	علی بخش صاحب	ضلع گورداسپور
۶	عطار محمد صاحب	"
۷	غلام رضا صاحب	قادیان
۸	برکت صاحب	"
۹	محمد صادق صاحب	ضلع گوجرانوالہ
۱۰	محمد علی صاحب	ضلع گجرات
	تحریری بیعت	
۱۱	مینا بی بی بنت عبد المجید صاحب	ضلع بالیسر
۱۲	حنیفہ بی بی ممتاز زوجہ عبد المجید صاحب	" "

افسوسناک انتقال

نہایت افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے۔ کہ اہلیہ صاحبہ جناب سید محمد علی شاہ صاحب مرحوم اور والدہ سید منظور علی شاہ صاحب کا آج بروز جمعہ ۴ اکتوبر ۲ بجے بعد دوپہر قریباً ستر سال کی عمر میں انتقال ہو گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ پر پچھلے دنوں فالج کا حملہ ہوا۔ اور پوری تندہی سے علاج کرنے پر عام طور پر اس کے اثرات زائل ہو گئے۔ لیکن پیچش اور بخار کی تکلیف شروع ہو گئی۔ اور اسی سے انتقال ہوا۔ مرحومہ نہایت مخلص احمدی تھیں۔ اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بڑی محبت رکھتی تھیں۔ مقبرہ بہشتی میں دفن کی گئیں۔

ہمیں اس صدمہ میں سید منظور علی شاہ صاحب اور ان کے خاندان سے دلی ہمدردی ہے۔ اور ہم درخواست کرتے ہیں۔ ناظرین ان کی والدہ صاحبہ مرحومہ کے لئے دعائے مغفرت کریں

اعلان متعلق ٹریکٹ مباہلہ

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے خطبہ چیلنج مباہلہ احرار کے متعلق جو ٹریکٹ چھپوائے گئے تھے۔ وہ سب ختم ہوگئے ہیں۔ مگر بعض جگہ سے ان کا مطالبہ ہو رہا ہے۔ اور اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ جو جماعتیں یا افراد منگوانا چاہیں وہ عہ سیکڑہ کے حساب سے جلد قیمت بھیج دیں۔ تاکہ چھپوا کر ان کو بھیجا جاسکے۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

سائیکل کی ضرورت

مبلغ صاحب مالح نگر ضلع آگرہ کو سائیکل کی ضرورت ہے۔ کوئی صاحب اپنا سائیکل عطا فرمائیں۔ ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

احرار کو مباہلہ کا چیلنج اور اس کی اہم شرائط

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

فرمودہ ۲۷ ستمبر ۱۹۳۵ء

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے فرمایا:۔
آج میرا ارادہ تو کسی قدر طویل خطبہ پڑھنے کا تھا۔ لیکن سفر سے آتے ہوئے راستہ میں اتنی دیر ہو گئی۔ کہ جمعہ کی تیاری کرتے ہوئے ہی دو بج گئے ہیں۔ اس لئے میں

صرف دو باتیں

اختصار کے ساتھ بیان کر کے اپنا خطبہ ختم کر دوں گا:۔

پہلی بات تو ایسی ہے۔ کہ جو جماعت قادیان سے خصوصیت کے ساتھ تعلق رکھتی ہے۔ اور ان لوگوں کے ساتھ بھی اس کا تعلق ہے۔ جو یہاں آتے رہتے ہیں۔ اور وہ یہ کہ مدت سے

قرآن مجید کا درس

بند تھا لیکن اس سال کے شروع میں میں نے ارادہ کیا تھا۔ کہ چونکہ ابھی اس کام کی وجہ سے جو احرار کے مقابلہ میں کرنا پڑتا ہے۔ طبیعت پر ایک بوجھ ہے۔ اس لئے اکتوبر سے میں پھر درس دینا شروع کر دوں گا۔ سو اول تو آج میں یہ اعلان کرتا ہوں۔ کہ پہلی اکتوبر سے عصر کے بعد قرآن مجید کا درس جیسا کہ پہلے ہوا کرتا تھا۔ میں انشاء اللہ پھر شروع کر دوں گا:۔

چونکہ ایک لمبے عرصہ تک یہ درس بند رہا ہے۔ اور عادتیں انسان کی طبیعت پر بہت کچھ اثر انداز ہو جاتی ہیں۔ اس لئے محلہ کے عہدیداروں کو چاہیئے۔ کہ وہ اپنے اپنے محلوں میں دوستوں کو اس سے واقف و آگاہ کر دیں۔ باقی یہ اللہ تعالےٰ کی مشیت پر موقوف ہوتا ہے۔ کہ وہ جسے چاہتا ہے سننے کی توفیق دیتا ہے۔ اور جسے چاہتا ہے محروم رکھتا ہے۔ پھر بعض لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں۔ کہ وہ درس میں شامل ہونے کے باوجود درس سے غافل رہتے۔ یا اسے سمجھ نہیں سکتے۔ چاہے ایسا غفلت کی وجہ سے ہو۔ یا شامتِ اعمال سے۔ یا صحت کی کمزوری کی وجہ سے ہو۔ بہر حال اس قسم کے لوگ اس بات کے مستحق ہوتے ہیں۔ کہ انہیں

درس کی اہمیت

بتائی جائے۔ اور بار بار بتائی جائے۔ تا کہ وہ شامل ہو کر فائدہ حاصل کریں:۔

دُوسری بات

مَیں یہ کہنی چاہتا ہوں۔ کہ مَیں نے اپنے سفر سے پہلے دو خطبوں میں بعض امور کے متعلق احرار کو مباہلہ کا چیلنج دیا تھا۔ مجھے اپنی لڑکی کی بیماری کی وجہ سے جس پر دو دفعہ ٹائیفائڈ کا حملہ ہوا۔ اور پچاس سے زائد دن وہ شدید بیمار رہی۔ ضرورت تھی۔ کہ میں اسے کسی ٹھنڈے مقام پر لے جاتا۔ میں اسی وقت سمجھتا تھا کہ میرے باہر جانے سے احرار ناجائز فائدہ اٹھا کر یہ کہنا شروع کر دیں گے۔ کہ ہمیں

مباہلہ کا چیلنج

دے کر آپ بھاگ گئے۔ اور انہوں نے یہ خیال نہیں کرنا کہ آخر مباہلہ کے لئے جو باتیں میں نے بیان کی ہیں۔ ان کے متعلق جب تک کوئی فیصلہ کُن بات طے نہیں ہو جاتی۔ اس وقت تک کہیں

باہر جانے میں کیا حرج ہے

میری پیش کردہ باتوں کے متعلق دو ہی صورتیں ہو سکتی تھیں۔ یا تو وہ انہیں قبول کرتے۔ یا رد کر دیتے۔ اگر دعوتِ مباہلہ کو رد کر دیتے۔ تو بھی باہر جانے میں کوئی حرج نہ تھا۔ اور اگر قبول کر لیتے۔ تب بھی بعض امور کے سرانجام دینے میں کچھ دیر لگتی۔ مثلاً میں نے پانچسو یا ہزار آدمیوں کی مباہلہ میں شمولیت ضروری رکھی ہے۔ ان پانچسو یا ہزار آدمیوں کے انتخاب میں ہی کافی وقت لگتا۔ لیکن میں جانتا تھا۔ انہوں نے ان باتوں کو نظر انداز کر دینا ہے۔ اور صرف یہی کہنا شروع کر دیں گے۔ کہ لو ہم تو قادیان آ گئے۔ اور وہ مباہلہ سے گھبرا کر باہر چلے گئے۔ حالانکہ مباہلہ کے لئے کوئی تاریخ مقرر نہیں ہوتی۔ جیسے پھلوں کے پکنے کا ایک موسم ہوتا ہے۔ کہ مباہلہ ان دنوں سے آگے پیچھے نہیں ہو سکتا۔ پس اگر میں دو یا تین ہفتہ کے لئے باہر گیا تھا۔ اور پھر ایسی ضرورت کے لئے باہر گیا تھا جس کا انہیں بھی علم ہونا چاہیئے تھا۔ کیونکہ میری لڑکی کی بیماری کی خبر اخبار میں بھی چھپتی رہی ہے۔ تو یہ ایسی بات نہ تھی جس سے وہ ناجائز فائدہ اٹھا کر شور مچانا شروع کر دیتے۔ لیکن بہر حال

میرا چیلنج اب تک موجود ہے

اور جہاں تک مجھے علم ہے۔ ان کی طرف سے ابھی تک کوئی فیصلہ کن بات نہیں کی گئی۔ میں نے احرار کی سہولت کے لئے ان سے گفتگو کرنے۔ اور ضروری امور کا تصفیہ کرنے کے لئے تین آدمی بھی مقرر کر دیئے تھے۔ یعنی چودھری اسد اللہ خان صاحب بیرسٹر۔ شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ اور مولوی غلام احمد صاحب جو ہمارے لاہور میں مبلغ ہیں۔ میں نے کہا تھا۔ کہ میں ان تینوں کو

اپنی طرف سے نمائندہ

مقرر کرتا ہوں۔ احرار خط و کتابت کر کے ان سے مباہلہ کے متعلق فیصلہ کر سکتے ہیں ممکن ہے۔ ان سے کوئی ایسی گفتگو ہوئی ہو۔ مگر چونکہ میں ابھی سفر سے آ رہا ہوں اس لئے مجھے ابھی تک رپورٹ نہیں ملی۔ کہ احرار کی طرف سے مباہلہ پر آمادگی کی کوئی تحریک ہوئی ہے۔ یا نہیں بہر حال جب کوئی کسی دوسرے کو چیلنج دے گا۔ تو وہ اپنی طرف سے

بعض شرائط

بھی مقرر کرے گا۔ لیکن میں وضاحتاً بتا دینا چاہتا ہوں۔ کہ میں ہرگز اس

یک طرفہ فیصلہ

کا قائل نہیں جس قسم کا فیصلہ کہ بعض غیر احمدی کیا کرتے ہیں۔ یعنی وہ بعض شرائط جو خلاف عقل ہوتی ہیں۔ اپنی طرف سے مقرر کر دیتے ہیں۔ اور پھر اصرار کرتے ہیں۔ کہ انہیں قبول کیا جائے۔ اور اگر قبول نہ کیا جائے۔ تو وہ اسے فرار پر محمول کرتے ہیں۔ یہ

لغو طریق

ہے۔ اور میں نے ہمیشہ اس طریق کی لغویت کا اظہار کیا ہے۔ پس میں ہرگز اس بات کا مدعی نہیں۔ کہ جو شرطیں مباہلہ کے متعلق میری طرف سے پیش کی گئیں ہیں۔ ان میں ردو بدل نہیں ہو سکتا۔ میرے نزدیک دوسرے فریق کو کامل حق ہے۔ کہ وہ اعتراض کر کے مثلاً ثابت کر دے۔ کہ فلاں شرط شریعت کے خلاف ہے۔ یا فلاں شرط ناممکن العمل ہے۔ یا فلاں شرط جو پیش کی گئی ہے۔ اس سے بہتر فلاں شرط ہو سکتی ہے۔ یہ تینوں حق احرار کو حاصل ہیں۔ اور اگر وہ کسی وقت بھی ثابت کر دیں۔ کہ میری

پیش کردہ شرائط

شریعت کے خلاف ہیں یا عملی لحاظ سے ناممکن ہیں۔ یا ان سے بہتر شرائط فلاں فلاں ہیں۔ تو میں ہر وقت ان شرائط میں تغیر و تبدل کرنے کے لئے تیار ہوں ؛

باقی انہوں نے اپنے اخبار میں بھی شائع کیا ہے۔ اور یہاں بھی تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ میں اس مباہلہ میں اپنی جماعت کے صرف دوسرے افراد کو پیش کرتا ہوں۔

خود مباہلہ کرنے پر آمادہ نہیں

یہ ایسی غلط بات ہے۔ کہ میں نہیں سمجھ سکتا۔ اس سے بڑھ کر غلط بات اور بھی کوئی ہو سکتی ہے۔ میرے خطبات کو پڑھ لیا جائے۔ میں نے متواتر وضاحت کے ساتھ

مباہلہ کے لئے

اپنے آپ کو پیش کیا ہے۔ اور نہ صرف اپنے آپ کو پیش کیا ہے۔ بلکہ کہا ہے۔ کہ میرے بھائی بھی اس مباہلہ میں شامل ہونگے پھر نہ صرف اپنے متعلق اور اپنے بھائیوں کے متعلق میں نے کہا ہے۔ کہ وہ اس مباہلہ میں شریک ہوں گے۔ بلکہ میں نے یہ بھی کہا ہے۔ کہ

میری بیویاں اور میرے بچے

بھی اس مباہلہ میں شمولیت اختیار کرینگے خواہ مجلس مباہلہ کے اندر وہ نہ لائے جائیں اسی طرح میں نے ان کے بیوی بچوں کی شمولیت بھی مباہلہ میں ضروری قرار دی ہے۔ چنانچہ

مباہلہ کی دُعا

جو میں نے تجویز کی تھی۔ وہ یہی تھی۔ کہ ہم پر اور ہماری بیوی بچوں پر اللہ تعالیٰ کا عذاب نازل ہو۔ اگر ہم رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر کامل یقین نہ رکھتے ہوں۔ آپ کو خاتم النبیین نہ سمجھتے ہوں۔ آپ کو افضل الرسل یقین نہ کرتے ہوں۔ اور قرآن کریم کو تمام دنیا کی ہدایت و راہنمائی کے لئے

آخری شریعت

نہ سمجھتے ہوں۔ اور ان کے لئے یہ دُعا رکھی گئی تھی۔ کہ وہ کہیں اے خدا ہم یقین اور وثوق سے کہتے ہیں۔ کہ احمدی رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر ایمان نہیں رکھتے۔ نہ آپ کو دل سے خاتم النبیین سمجھتے ہیں۔ اور آپ کی فضیلت اور بزرگی کے قائل نہیں۔ بلکہ آپ کی

توہین کرنے والے

ہیں۔ اے خدا اگر ہمارا یہ یقین غلط ہے تو ہم پر اور ہماری بیوی بچوں پر عذاب نازل کر۔ اس کے بعد احرار کا یہ کہنا کہ شرائط مباہلہ میں عورتوں اور بچوں کا شامل ہونا بھی ضروری ہے۔ یا خود شامل ہونے سے احتراز کیا گیا ہے۔ میں نہیں سمجھ سکتا۔ اپنے اندر کیا مفہوم رکھتا ہے۔

مباہلہ میں شامل ہونے والا اول وجود

میرا ہوگا۔ اور سب سے پہلا مخاطب میں اس دعوتِ مباہلہ کا اپنے آپ کو ہی سمجھتا ہوں۔ اور نہ صرف میں خود مباہلہ میں شامل ہوں گا۔ بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تمام بالغ اولاد جو آسانی سے جمع ہو سکتی ہو۔ اس مباہلہ میں شامل ہوگی۔ اور ہم میں سے ہر ایک اللہ تعالےٰ سے یہ دُعا کرے گا۔ کہ اے خدا ہم یقین رکھتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہرگز ہرگز رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ہتک نہیں کی۔ بلکہ آپ کی عزت کو دنیا میں قائم کیا۔ اے خدا اگر ہم اپنے اس دعویٰ میں جھوٹے ہیں۔ تو تو ہم پر اور ہمارے بیوی بچوں پر اپنا عذاب نازل کر۔ دوسرے لوگوں کو صرف زائد طور پر شامل کیا گیا ہے۔ اور ان کے شامل کرنے کی کئی وجوہ ہیں۔ جن میں سے ایک میں اس وقت بیان کرتا ہوں۔

اول یہ کہ ہر

مباہلہ کا نتیجہ ایسا کھلا اور روشن ہونا چاہیئے

اور اس کا اثر اتنا وسیع ہونا چاہیئے۔ کہ وہ اپنے اندر خاص اہمیت رکھے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے بھی مباہلہ کا ارادہ کیا۔ تو ایک قوم کے

نمائندوں کے ساتھ

لیکن احرار کو تو کسی نے اپنا نمائندہ قرار نہیں دیا۔ یہ تو آپ ہی آپ آٹھ کروڑ مسلمانانِ ہند کے نمائندہ بن گئے ہیں جیسے پنجابی میں ضرب المثل ہے۔ "آپے میں رجی پچی آپے میرے بچے جیون" یہ بھی خود بخود اپنے آپ کو مسلمانوں کے نمائندے قرار دینے لگ گئے۔ ورنہ کب یہ

مسلمانوں سے ووٹ

لینے گئے۔ اور کب مسلمانوں نے ان کو اپنا نمائندہ سمجھا۔ زیادہ سے زیادہ ان کی طرف سے یہ کہا جا سکتا ہے۔ کہ لوگ ہماری بیعت میں شامل ہوئے۔ مگر

ان کی بیعت کی حقیقت

جو ہے وہ آج کل سب پر ظاہر ہو گئی ہے ہماری جماعت کو دیکھ لو۔ کتنی شدید مخالفت ہوئی۔ مگر اتنی مخالفت کے باوجود کتنے ہیں جو بیعت سے پھرے۔ اس کے مقابلہ میں ان کی بیعت کرنے والوں کا یہ حال ہے کہ یا تو مولوی عطار اللہ صاحب جلسہ میں کھڑے ہو کر جب اعلان کرتے۔ کہ

بیعت کے لئے ہاتھ کھڑے کردو

تو اکثر سامعین اپنے ہاتھ کھڑے کر دیتے یا آج انہی لوگوں نے اپنے ہاتھوں میں جو تیاں پکڑی ہوئی ہیں۔ اور احرار کو مارنے کے لئے بے تاب پھرتے ہیں۔ بھلا یہ بھی کوئی بیعت ہے۔ اور کیا

اس قسم کی بیعت

کی کسی عقلمند کے نزدیک ذرہ بھر بھی وقعت ہو سکتی ہے۔

(اس موقعہ پر ایک رقعہ پیش کیا گیا۔ جسے پڑھ کر فرمایا۔ کہ شیخ بشیر احمد صاحب یہاں موجود ہیں وہ لکھتے ہیں۔ کہ ہماری طرف سے بڑے بڑے پوسٹروں اور پمفلٹوں کے ذریعہ

مباہلہ کا چیلنج

دوہرایا گیا۔ لیکن احرار کی طرف سے اب تک کوئی جواب نہیں آیا)

پس ان کی بیعت اپنے اندر کوئی حقیقت نہیں رکھتی۔ بلکہ بیعت کرنے والے یہ بھی نہیں جانتے۔ کہ

بیعت کا مفہوم

کیا ہے۔ اور اگر وہ بیعت کا مفہوم سمجھتے ہیں۔ تو بتائیں بیعت کے بعد انہوں نے کیا قربانی کی۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے زمانہ میں تو ہم دیکھتے ہیں۔ اِدھر ایک شخص نے بیعت کی۔ اُدھر اُسے اپنا وطن چھوڑنا پڑا۔ عزیز و اقارب سے علیحدہ ہونا پڑا۔ گالیاں سننی پڑیں۔ پھر

نئی قسم کی عبادتیں

کرنی پڑیں۔ دن رات میں پانچ وقت بلکہ آٹھ وقت شراب پینے والے کو پانچ وقت بلکہ نوافل ملا کر آٹھ وقت نمازیں پڑھنی پڑتیں۔ لوٹ مار سے اپنا پیٹ پالنے والوں کو حکم دیا گیا کہ اپنے

مالوں سے زکوٰۃ

نکالو۔ حرام خوری کرنے والوں سے مطالبہ کیا گیا۔ کہ اپنے حلال رزقوں کو بھی بعض اوقات اپنی ذات پر خرچ نہ کرو۔

آزادی کا دم بھرنے والے

جو اتنا بھی برداشت نہیں کر سکتے تھے کہ ان کی مال سے کوئی شخص کوئی چیز اٹھوا بھی لے۔ ان سے یہ اقرار لیا گیا۔ کہ وہ پورے طور پر

بنی نوع انسان کے ہمدرد

اور خیر خواہ رہینگے۔ اور خدا کی غلامی میں ہمیشہ اپنی عمر بسر کرینگے۔ غرض بیعت کرنے کے بعد

ہر شخص کو قربانی کرنی پڑتی تھی

اور سب کو وہ قربانی نظر آتی تھی۔ اب بھی ہماری جماعت میں داخل ہونے والوں کو اہم قربانیاں کرنی پڑتی ہیں۔ اور ہر ایک شخص ان قربانیوں کو جانتے ہوئے بیعت کرتا ہے اور عملاً قربانی کر کے بیعت کی سچائی کا ثبوت دیتا ہے۔ مثلاً ان لوگوں کو رشتہ دار چھوڑنے پڑتے ہیں۔ کفر کے فتوے سننے پڑتے ہیں مالی ایثار سے کام لینا پڑتا ہے۔ ملازمتوں جائیدادوں۔ عزتوں کا نقصان برداشت کرنا پڑتا ہے۔ لیکن وہاں ہاتھ کھڑے کر کے کونسی قربانی کرنی پڑتی ہے۔ اس لغویت کا نتیجہ یہ ہے۔ کہ یا تو وہ بیعت میں اپنے ہاتھ کھڑے کیا کرتے تھے۔ یا اب انہی کو برا بھلا کہتے ہیں۔ پس اس قسم کی بیعت کو پیش کر کے کہنا۔ کہ ہم

آٹھ کروڑ مسلمانانِ ہند کے نمائندے

ہیں۔ بالکل غلط بات ہے۔ وہ جن کی نمائندگی کا انہیں ادعا ہے۔ وہ تو بیچارے یہ بھی نہیں جانتے۔ کہ بیعت کیا چیز ہوتی ہے اور بیعت کے بعد انسان پر کیا ذمہ واریاں عائد ہو جاتی ہیں۔ دیکھ لو۔ میں نے تبلیغ کو وسیع کرنے کے لئے

نوجوانوں سے مطالبہ

کیا۔ کہ آؤ۔ اور اپنی زندگیاں خدمتِ دین کے لئے وقف کرو۔ اس پر بیسیوں نہیں سینکڑوں نوجوانوں نے اپنی زندگیاں وقف کر دیں۔ گریجوایٹوں کو پندرہ پندرہ روپیہ ماہانہ ملتا ہے۔ اور اسی میں انہیں کھانا پینا اور دیگر ضروریات کو پورا کرنا پڑتا ہے۔ مگر اس

قلیل سی رقم

پر وہ ہندوستان سے باہر جاتے اور تبلیغ اسلام کرتے ہیں۔ جہاں غریب سے غریب آدمی کا بھی تیس چالیس روپیہ سے

کم میں گذارہ نہیں ہو سکتا۔ ذرا آٹھ کروڑ مسلمانانِ ہند کو اپنی بیعت میں شامل رکھنے کا ادعا کرنے والے بھی تو اس قسم کا اعلان کر دیکھیں۔ پھر انہیں خود بخود نظر آ جائیگا کہ کتنے آدمی ان کی آواز پر لبیک کہتے ہیں۔ یا مثلاً میں نے اعلان کیا۔ کہ

آؤ۔ اور چندہ دو

اور میں نے ساتھ ہی کہا۔ کہ ابھی وہ اہم زمانہ نہیں آیا جس میں اس سے بہت زیادہ مالی قربانیوں کا مطالبہ کیا جائیگا۔ لیکن میں نے ۲۷½ ہزار روپیہ کی اپیل کی۔ اور جماعت نے ایک لاکھ آٹھ ہزار کے وعدے کئے۔ جن میں سے ۸۲ ہزار سے کچھ زیادہ روپیہ وصول ہو چکا ہے اور ابھی میعاد ختم نہیں ہوئی۔ ۲۲ نومبر کو میں نے یہ اعلان کیا تھا۔ جس کے ماتحت ابھی ایک مہینہ سے زیادہ کا عرصہ رہتا ہے۔ بلکہ قریباً دو مہینے ابھی باقی ہیں۔ اور امید کی جاتی ہے۔ کہ

اللہ تعالےٰ کے فضل سے

بہت حد تک وعدے پورے ہو جائینگے غرض یہ وہ قربانی ہے۔ جو ہر ایک کو نظر آ سکتی ہے۔

ایک چھوٹی سی جماعت

جسے چھپن ہزار کہا جاتا ہے۔ اگر وہ ایک لاکھ آٹھ ہزار کا وعدہ کر سکتی ہے۔ حالانکہ وہ غربا کی جماعت ہے۔ امرا کی نہیں۔ تو وہ آٹھ کروڑ مسلمانانِ ہند کے نمائندہ ہیں۔ اور

اگر یہ صحیح ہے

کہ آٹھ کروڑ مسلمان ان کی بیعت میں شامل ہیں۔ تو چاہئے تھا۔ وہ اس رقم سے

سولہ سو گنے زیادہ رقم

یعنی سولہ کروڑ روپیہ جمع کرنے کا وعدہ کرتے۔ جیسا کہ ہماری جماعت نے صرف تین مہینوں میں کیا۔ اور پھر اب تک ۱۳ کروڑ روپیہ ان کے خزانہ میں جمع ہو جاتا۔ مگر کیا ان کی بیعت کرنے والوں نے اس قسم کی کوئی

قربانی کی۔ وہ خود مانتے ہیں۔ کہ ہم نے احمدیوں پر عرصۂ حیات تنگ کر دیا ہے وہ تسلیم کرتے ہیں۔ کہ

احمدیوں کو مختلف مقامات میں

مارا پیٹا اور ذلیل کیا گیا ہے۔ گویا ان کے نزدیک بھی احمدی ہونا کوئی معمولی بات نہیں۔ بلکہ کولہو میں سر دینے والی بات ہے۔ لیکن باوجود ان مشکلات و شدائد کے جماعت کا قربانی کرنا بتاتا ہے۔ کہ

ان کی بیعت اور ہماری بیعت میں فرق

ہے۔ وہاں بیعت کا صرف اتنا ہی مفہوم ہے۔ کہ جلسہ میں ہاتھ کھڑے کر دیئے اسی لئے کل تک وہ اپنے آپ کو بیعت میں شامل قرار دیتے تھے۔ اور آج انہیں مارنے دوڑتے اور سخت برا بھلا کہتے ہیں۔

مولوی عطاء اللہ صاحب نے حال میں ہی گوجرانوالہ میں ایک تقریر کرتے ہوئے کہا۔ راولپنڈی میں میری سخت بے عزتی کی گئی ہے۔ اور میری بچی اور ماں کا نام لے لے کر سر بازار نہایت گندی گالیاں دی گئی ہیں۔ ایسی گندی گالیاں کہ میں بیان بھی نہیں کر سکتا یہ

گالیاں دینے والے

وہی تھے۔ جو کل مولوی عطاء اللہ صاحب کی بیعت میں شامل تھے۔ گویا احرار نہ لوگوں کے اخلاق درست کر سکے۔ اور نہ انہیں بیعت کا حقیقی مفہوم سمجھا سکے پس ان کی نمائندگی کوئی حقیقت نہیں رکھتی۔ وہی جو آج احرار کو گالیاں دے رہے ہیں۔ اگر کل احرار پر عذاب آیا۔ تو کہہ دیں گے۔ ہمارا ان سے کیا واسطہ۔ اور ہمارے لئے ان کی رسوائی کس طرح حجت ہو سکتی ہے۔ پس اس نقص کے ازالہ کے لئے ضروری ہے۔ کہ

پانچسو یا ہزار آدمی

مباہلہ میں شامل کیا جائے۔ تا جب

اللہ تعالےٰ کا عذاب اترے۔ تو لاکھوں نہ سہی ہزاروں گھروں میں یہ شور تو مچ جائے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام کی مخالفت کا یہ نتیجہ ہے۔ ہزار نہ سہی۔ پانچ سو آدمی ہی مباہلہ کے لئے نکل آئے۔ تو ہر ایک کے تیس چالیس یا پچاس رشتہ دار ضرور ہوں گے۔ بیویاں۔ بچے بہنیں سالے۔ سالیاں۔ پھوپھیاں۔ خالائیں سب کو اگر ملا لیا جائے۔ تو پانچ سو افراد کا اثر قریباً ۲۵ ہزار آدمیوں پر پڑتا ہے۔

علاوہ ازیں پانچ سو کی شمولیت یوں بھی لوگوں کی توجہ کو اپنی طرف کھینچ لیتی ہے۔ پس ضروری ہے۔ کہ مباہلہ میں ہزار یا کم از کم پانچ سو افراد شامل ہوں۔ میں نہیں سمجھ سکتا۔ کہ اس شرط پر

انہیں کیا اعتراض ہے

سنتا ہے یہاں بھی انہوں نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ ہم پانچ سو یا ہزار آدمی لا تو سکتے ہیں۔ مگر اس کی ضرورت کیا ہے۔ میں کہتا ہوں۔ اگر اس کی کوئی اور ضرورت نہ بھی سمجھی جائے۔ تب بھی اس کا یہی

بہت بڑا فائدہ

ہے۔ کہ اس طرح پتہ لگ جائے گا کہ آیا وہ لوگ جو ہمیں کہتے ہیں۔ کہ ہم رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ہتک کرتے ہیں۔ اس دعوے میں پانچ سو آدمی بھی ان کے ساتھ شامل ہیں یا نہیں۔ یوں تو کئی عیسائی پادری اور ہندو پنڈت بھی کہہ دیا کرتے ہیں۔ کہ

قرآن مجید میں توحید کی تعلیم

نہیں پائی جاتی۔ لیکن دوسرے ہندو اور عیسائی جانتے ہیں۔ کہ یہ بات غلط ہے۔ قرآن مجید نے ہی

حقیقی توحید کی تعلیم

دنیا کے سامنے پیش کی۔ اور اگر ان سے گفتگو کی جائے تو وہ کہہ دیتے ہیں۔ ہماری پادری اور پنڈت زیادتی کرتے ہیں۔ اسی طرح ممکن ہے وہ جو ہم پر یہ اعتراض کرتے ہیں کہ ہم رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہتک کرتے ہیں۔ ان کے اس اعتراض میں پانچ سو بھی ان کے ہمنوا نہ ہوں۔ پس اگر پانچ سو آدمی وہ اکٹھا کرلیں تو ہم کہہ سکیں گے۔ کہ چونکہ پانچ سو آدمی یہ خیال کرتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہتک کی اور انہیں اس بات پر اس حد تک یقین ہے کہ وہ اپنے اوپر اللہ تعالیٰ کی لعنت لینے کے لئے بھی تیار ہیں۔ اس لئے یہ ایک اہم معاملہ ہے اور ضروری ہے کہ ان سے ہم مباہلہ کریں۔ لیکن اگر اور لوگ تو سامنے نہ آئیں اور وہ پانچ سات آدمی جن کی زندگیاں ہی لوگوں سے روپیہ بٹورنے میں خرچ ہو رہی ہیں تو صرف ان کا سامنے آنا کیا حقیقت رکھتا ہے۔ پھر یہ پانچ سو آدمی لانے کی شرط صرف ان کے لئے نہیں۔ بلکہ ہمارے لئے بھی ہے بلکہ ہماری جماعت کے لحاظ سے تو پانچ سو کی تعداد کم ہے اور اگر ہم چاہیں تو پانچ سو یا ہزار کیا دو ہزار تین ہزار بلکہ چار ہزار آدمی بھی لا سکتے ہیں۔ اس کے مقابلہ میں اگر ہم یہ شرط لگادیں کہ قسم کھانے والے وہ ہونے چاہئیں جنہوں نے کم از کم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی چار پانچ نہایت اہم کتابیں پڑھی ہوئی ہوں تو شاید اس کے نتیجہ میں

احرار کے لیڈر بھی میدان سے بھاگ جائیں گے

کیونکہ وہ عموماً دوسروں کے حوالوں پر انحصار رکھ کر اعتراض کر دیتے ہیں۔ خود کتابوں کا مطالعہ نہیں کرتے۔ جیسا کہ کسی نے کہنا شروع کر دیا تھا کہ قرآن مجید میں آتا ہے۔ لا تقربوا الصلوٰۃ۔ نماز مت پڑھو۔ اور آیت کا اگلا حصہ نہیں پڑھتا تھا پس مباہلہ کے لئے پانچ سو یا ہزار دو آدمیوں کی موجودگی کی شرط لگانا ضروری تھی۔ [illegible] اگر [illegible] پر انہیں کوئی اعتراض ہے تو وہ [illegible] پیش کریں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی جب مباہلہ کا ارادہ کیا تو قوم کے نمائندوں کے ساتھ کیا۔ چنانچہ روایات میں صاف آتا ہے۔ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اگر یہ لوگ مباہلہ کر لیتے تو نجران کی وادیوں پر اللہ تعالیٰ کا عذاب اترتا۔ اگر نجران والے اس میں شامل نہیں تھے تو ان کی وادیوں پر عذاب اترنے کے کیا معنی تھے۔ پھر روایات میں یہ بھی آتا ہے کہ اگر مباہلہ ہوتا تو حضرت ابوبکرؓ۔ حضرت عمرؓ اور دیگر اعلیٰ حیثیت رکھنے والے صحابہ بھی بلوائے جاتے۔ پس اس معاملہ میں یہ کہنا کہ میں اپنے آپ کو الگ رکھتا ہوں

لوگوں کو دھوکا و فریب میں مبتلا کرنا

ہے میرا وجود سب سے مقدم ہے۔ اور میں سب سے پہلے اس مباہلہ میں شامل ہونگا رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے الامام جنة یقتل من وراءہ۔ یعنی امام ڈھال ہوتا ہے۔ اور لڑائی میں پہلے وہ ہوتا ہے اور پیچھے دوسرے۔ قرآن مجید میں بھی جہاں جہاد کا حکم ہے وہاں اللہ تعالیٰ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتا ہے یہ حکم خاص طور پر تیرے لئے ہے۔ ہاں تیرا فرض ہے کہ باقی لوگوں کو بھی تحریک کر۔ اگر وہ شامل نہ ہوں گے تو تجھ پر گناہ نہ ہوگا۔ تجھ پر ذمہ داری صرف اپنے وجود کی ہے۔ پس امام امام نہیں ہو سکتا اگر وہ جنگ کے وقت پیچھے ہٹ جائے۔ اور میں تو اپنے خطبوں میں وضاحت کے ساتھ بیان کر چکا ہوں کہ

میں مباہلہ میں شامل ہوں گا

میرے بھائی اس مباہلہ میں شامل ہونگے۔ میری بالغ اولاد اور میری بیویاں اس مباہلہ میں شریک ہوں گی۔ چاہے مجلس میں موقع کے لحاظ سے وہ نہ آسکیں لیکن دعا میں وہ بھی شریک ہوں گی اس کے علاوہ میں نے کہا تھا کہ پانچ سو یا ہزار آدمی ہونگے۔ اور ان کی طرف سے بھی علاوہ ان کے لیڈروں کے پانچ سو یا ہزار آدمی ہونے چاہئیں تا معلوم ہو کہ ایک کثیر جماعت ایسی ہے جس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتابیں پڑھی ہیں اور وہ یقین رکھتی ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق یہ الزام کہ آپ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہتک کی ہے صحیح ہے یا غلط۔ ہماری جماعت اس الزام کو غلط قرار دے گی اور احرار اس الزام کو صحیح قرار دیں گے اور اس پر مباہلہ ہو جائے گا۔

اس کے ساتھ ہی انہوں نے یہ بھی کہا ہے کہ

لاہور یا گورداسپور کی تعیین

کیوں کی جاتی ہے۔ اس میں بھی کوئی بھید معلوم ہوتا ہے۔ مگر یہ ویسی ہی بات ہے جیسے کہتے ہیں کوئی سرد ملک کا آدمی تھا وہ ایک دفعہ گرمی کے موسم میں دوپہر کے وقت باہر دھوپ میں بیٹھا تھا۔ کہ ایک راہگذر نے ایسی حالت میں اسے دیکھ کر کہا بھائی سایہ میں بیٹھ جاؤ۔ وہ کہنے لگا سایہ میں بیٹھ جاؤں تو مجھے کیا دوگے میں نے تو ان پر احسان کیا اور ان کے ساتھ یہ رعایت کی کہ وہ ہمارے گھر میں نہ آئیں بلکہ ہم ان کے گھر پہنچ جائیں گے۔ لیکن وہ کہتے ہیں۔ اس میں بھی کوئی بات معلوم ہوتی ہے مباہلہ قادیان میں کیوں نہیں کر لیتے۔ میں کہتا ہوں۔ میرا اس میں کوئی حرج نہیں بے شک وہ

قادیان آکر ہم سے مباہلہ کرلیں

میں نے تو ان کا فائدہ مدنظر رکھا تھا۔ اور خیال کیا تھا کہ یہاں آنے کی انہیں تکلیف نہ اٹھانی پڑے۔ کیونکہ وہ کہتے رہتے ہیں کہ قادیان میں احمدیوں کی حکومت ہے اور یہاں ظلم ہوتا اور اندھیر مچا ہوا ہے پس میں نے انہیں اس ظلم سے بچانے کے لئے کہا تھا کہ لاہور یا گورداسپور میں مباہلہ کر لیا جائے اور اگر لاہور یا گورداسپور میں مباہلہ کرنے پر انہیں کوئی اعتراض ہے۔ یا قادیان آکر اپنی شان دکھانا مقصود ہے۔ تو بے شک وہ قادیان آجائیں میری غرض تو شان دکھانا نہیں بلکہ یہ ہے کہ صداقت ظاہر ہو۔ اگر قادیان میں انہیں اپنی شان دکھانے کا موقع میسر آسکتا ہے۔ یا لاہور اور گورداسپور میں مباہلہ ہونے پر انہیں کوئی خاص اعتراض ہے تو

بے شک وہ قادیان آجائیں

اور یہاں آکر مباہلہ کریں۔

باقی یہ بھی میں نے سنا ہے کہ وہ کہتے ہیں۔ ہم اپنی تقریر میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وہ تحریریں پڑھیں گے۔ جن میں ان کے نزدیک رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہتک کی گئی ہے۔ اور پھر قسم کھا کر کہیں گے کہ ان سے اگر رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہتک ثابت نہیں ہوتی تو ان پر عذاب نازل ہو۔ میرے نزدیک یہ

بالکل درست بات

ہے اور ان کا حق ہے کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس قسم کی تحریریں پڑھیں۔ بیس پچیس منٹ میں وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایسی تحریرات پڑھ سکتے ہیں جن سے ان کے خیال میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہتک ثابت ہوتی ہے۔ ہم بیس پچیس منٹ میں ان تحریروں کا جواب دیدیں گے یا ایسی تحریریں پڑھ دیں گے جن سے ان کی پیش کردہ تحریروں کی تشریح ہوتی ہو۔ پس یہ ان کا حق ہے جسے ہم تسلیم کرتے ہیں۔ وہ انہی تحریرات کو سامنے رکھ کر مگر ان کے سیاق و سباق کو ساتھ ملا کر مؤکد بعذاب قسم کھا سکتے ہیں۔ مگر یہ ضروری ہے کہ تحریریں صرف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ہوں کسی اور احمدی کی نہ ہوں۔ کیونکہ اور احمدیوں سے بعض دفعہ غلطی بھی ہو جاتی ہے اور پھر ان کی غلطیوں کی اصلاح بھی ہو جاتی ہے۔ لیکن بہر حال دوسروں کی تحریر حجت نہیں ہو سکتی۔ صرف وہی تحریریں پیش ہونی چاہئیں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ذاتی ہوں۔ کیونکہ ان کے متعلق ایک لحظہ کے لئے بھی ہمیں یہ خیال نہیں آسکتا۔ کہ ان میں رسول کریم صلی اللہ وآلہ وسلم کی ہتک کی گئی ہے۔ ہم نے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

کی باتیں خود اپنے کانوں سے سنیں۔ آپ کے طریق عمل کو اپنی آنکھوں سے دیکھا اور آپ کی پاکیزہ زندگی کا روز و شب مشاہدہ کیا۔

پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریرات پڑھی جائیں یا نہ پڑھی جائیں۔ ہم تو

ہر بات تحریر کو مدنظر رکھتے ہوئے

بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ان خیالات کو مدنظر رکھتے ہوئے جن کو ظاہر ہونے کا موقعہ نہیں ملا۔ ہر وقت قسم کھانے کے لئے تیار ہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی توہین نہیں کی۔ بھلا آنکھوں سے دیکھنے کے بعد بھی کوئی شبہ رہ سکتا ہے۔ منشی روڑے خان صاحب جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مشہور صحابی گذرے ہیں۔ کپورتھلہ میں تحصیلدار تھے۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے۔ مولوی ثناء اللہ صاحب کپورتھلہ یا

کسی قریب کے مقام

پر گئے۔ تو ان کے دوست انہیں بھی مولوی صاحب کی تقریر سنانے لے گئے۔ مولوی ثناء اللہ صاحب نے اپنی تقریر میں جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر اعتراضات کئے۔ تو منشی روڑے خان صاحب کے ساتھی بہت خوش ہوئے۔ اور انہوں نے بعد میں انہیں کہا۔ آپ نے دیکھا مرزا صاحب پر کیسے کیسے اعتراض پڑتے ہیں۔ منشی صاحب کہنے لگے۔ تم ساری عمر اعتراض کرتے رہو میں نے تو اپنی آنکھوں سے مرزا صاحب کو دیکھا ہے انہیں دیکھنے کے بعد ان کی سچائی کا اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کرنے کے بعد میں کس طرح تمہاری باتیں مان سکتا ہوں۔

ہماری جماعت میں ابھی تک سینکڑوں نہیں ہزاروں وہ لوگ زندہ ہیں۔ جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اپنی آنکھوں سے دیکھا۔ سینکڑوں نہیں ہزاروں وہ لوگ زندہ ہیں۔ جنہوں نے آپکی باتیں اپنے کانوں سے سنیں۔ سینکڑوں نہیں ہزاروں وہ لوگ زندہ ہیں جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس عشق کا معائنہ کیا۔ جو آپ کو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات سے تھا سینکڑوں نہیں ہزاروں وہ لوگ زندہ ہیں جن کے دلوں میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے محبت وعشق کی لہریں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کلام اور آپ کی قوت قدسیہ سے پیدا ہوئیں۔

اس کے بعد اگر ساری دنیا بھی متفق ہو کر یہ کہتی ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ہتک کی۔ تو بجز اس کے ہمارا کوئی جواب نہیں ہو سکتا۔ کہ لعنۃ اللہ علی الکاذبین۔ اور ہم ہر وقت ہر میدان میں یہ قسم کھانے کے لئے تیار ہیں۔ کہ خدا تعالےٰ کی شدید سے شدید لعنت ہم پر اور ہمارے بیوی بچوں پر نازل ہو۔ اگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے شمہ بھر بھی رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ہتک کی ہو۔ یا رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ہتک کو کبھی برداشت کیا ہو۔ یا حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے بڑھکر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا کوئی عاشق اس امت میں پیدا ہوا ہو۔ پس اس کے لئے ہمیں کسی قسم کی شرط کی ضرورت نہیں لمبی

بحثیں کرنے کی حاجت

نہیں۔ اگر وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حوالے پڑھنا چاہتے ہیں۔ تو بیس پچیس منٹ اس کے لئے کافی ہیں۔ اور اتنا وقت انہیں دے دیا جائے گا۔ اور اتنے ہی وقت میں ہم جواب دیدیں گے۔ اور اگر وہ زیادہ وقت کی خواہش کریں۔ تو جس قدر مناسب وقت کی ضرورت ہو۔ ان کو دے دیا جائے گا۔ اور اسی قدر وقت میں ہم جواب دے دیں گے۔

پھر یہ غلط ہے۔ کہ میں اس مباہلہ میں شامل نہیں ہوں گا۔

میں ضرور شامل ہونگا

یہ بھی غلط ہے کہ میرے بیوی بچے شامل نہیں ہوں گے۔ وہ بھی ضرور شامل ہونگے خواہ مجلس میں وہ شریک ہوں یا نہ ہوں اسی طرح میرے بھائی شامل ہوں گے سلسلہ کے ناظر شامل ہوں گے۔ اور کم سے کم پانچ سو یا ہزار دوسرے افراد بھی شامل ہوں گے۔ اگر مباہلہ میں لوگوں کو شریک کرنے کے لئے کوئی دقت پیش آئے۔ تو انہیں آسکتی ہے جن کی نمائندگی کا دعوےٰ بے حقیقت ہے۔ میرے پاس تو

جماعتوں اور افراد کی تاریں

آرہی ہیں۔ کہ ہمیں اس مباہلہ میں ضرور شریک کیا جائے۔ پس ہمارے لئے کسی قسم کی گھبراہٹ کی بات نہیں۔ بلکہ اگر یہ مدنظر یہ نہ ہوتا۔ کہ ساری جماعت کو اس میں شریک کیا جائے۔ تو قادیان سے ہی پانچسو کیا ہزار دو ہزار بلکہ چار ہزار لوگ مباہلہ میں شریک ہونے کے لئے تیار ہو سکتے تھے۔ لیکن میں چاہتا ہوں۔ یہ ایک نمائندہ مُباہلہ ہو۔ جس میں احرار کے بھی منتخب کردہ لوگ ہوں۔ اور ہماری جماعت کے بھی منتخب کردہ لوگ۔

آخر میں میں ان کی

سہولت کے لئے ایک اور تجویز

بھی بتا دیتا ہوں۔ اور وہ یہ کہ خواہ احرار خط وکتابت میں ابتداء نہ کریں۔ ان تین اصحاب کا جنہیں میں نے نمائندہ مقرر کیا ہے۔ یعنی چودہری اسداللہ خانصاحب بیرسٹر شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ اور مولوی غلام احمد صاحب۔ ان کا فرض ہے کہ وہ خود خط لکھ کر دفتر احرار میں بھجوائیں اور انہیں لکھیں۔ کہ ہم ہر وقت تبادلۂ خیالات کے لئے تیار ہیں۔ جو شرائط احرار پیش کرنا چاہتے ہیں۔ وہ پیش کریں۔ تاکہ جلد سے جلد

مباہلہ کی تاریخ اور مقام کی تعیین

کا اعلان کیا جا سکے۔ پس بغیر اس کے کہ احرار کی طرف سے کسی تحریک کا انتظار کیا جائے۔ میں ان تینوں اصحاب کو ہدایت کرتا ہوں۔ کہ میرے خطبوں کی روشنی میں ایک خط لکھ کر دفتر احرار میں بھجوا دیں۔ اور جو شرطیں میں نے پیش کی ہیں۔ وہ انہیں لکھ دیں۔ لیکن ساتھ ہی وضاحتاً یہ بھی بیان کر دیں۔ کہ یہ آخری شرطیں نہیں۔ اگر ان شرطوں میں سے کوئی شرط ایسی ہو۔ جو انہیں بوجھل محسوس ہوتی ہو۔ تو ان کے دلائل سننے کے بعد میں ان شرائط میں بھی تبدیلی کرنے کے لئے تیار ہوں۔ یا اگر کوئی زائد شرط ان کی طرف سے پیش ہو۔ تو میں اس پر بھی غور کرنے کے لئے ہر وقت تیار ہوں۔ پس دونوں فریق کی ضرورتوں اور اس کے عقائد کو مدنظر رکھتے ہوئے ان شرطوں میں تبدیلی ہو سکتی ہے یہ آخری شرطیں نہیں ہیں۔

غرض وہ جلد سے جلد ان کو ایک چٹھی لکھ دیں۔ اور یہ بھی تحریر کر دیں۔ کہ انہیں مقام مباہلہ کی تعیین کا پورا پورا اختیار ہے چاہے وہ لاہور میں مباہلہ کر لیں۔ چاہے گورداسپور میں کر لیں۔ اور اگر قادیان میں مباہلہ کرنے کا شوق ہو۔ تو وہ خوشی سے قادیان تشریف لے آئیں۔ بلکہ ہماری زیادہ خواہش یہ ہے۔ کہ وہ

ہمارے ہی مہمان بنیں

ہم ان کی خدمت کریں گے۔ انہیں کھانا کھلائیں گے۔ ان کے آرام اور سہولت کا خیال رکھیں گے۔ اور پھر ان کے سارے بوجھ اٹھا کر انشاء اللہ ان سے مباہلہ بھی کریں گے۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نام مبارک پر گند اچھالنے والے بے غیرت احرار

اگر اس بے دین ٹولے مادر پدر آزاد ٹولے کی زبانی دعوؤں کو دیکھا جائے جو آئے دن مسلمانوں کی آنکھوں میں خاک جھونکنے کے لئے یہ کرتے رہتے ہیں۔ تو بے خبر لوگوں کو یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ نہ صرف آٹھ کروڑ مسلمانانِ ہند کے نمائندے ہیں۔ بلکہ شریعت اور معرفت کے ٹھیکیدار بھی یہی لوگ ہیں۔ مگر عملاً جسقدر یہ لوگ اسلام کے لئے بے غیرت اور مسلمانوں کے لئے غدار ثابت ہو رہے ہیں۔ اس کی مثال کسی زمانہ کے مسلمانوں میں نہیں ملتی۔ ایک طرف تو یہ لوگ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے ساتھ مباہلہ کرنے کی ڈینگیں مار رہے ہیں۔ اور نہایت ڈھٹائی اور جسارت سے یہ کہہ رہے ہیں۔ کہ جماعت احمدیہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی تعظیم وتکریم نہیں کرتی۔ اور دوسری طرف خود اس قسم کی ناپاک حرکتیں کرکے خدا تعالےٰ کے عذاب کو اپنی طرف کھینچ رہے ہیں جنہیں دیکھ کر غیر مسلم بھی انگشت بدنداں ہو رہے ہیں۔ ہم نے جب ۲۹ ستمبر کی شب کو شہر گوجرانوالہ میں پوسٹر بعنوان "زندہ نبی۔ جاہ وجلال کے تخت پر بیٹھنے والا مقدس نبی محمد رسول اللہ" چسپاں کئے تو احراری لفنگوں نے اس اشتہار پر جس میں صرف رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی مدح وثنا لکھی گئی تھی۔ نالیوں کا گند کیچڑ پھینک کر اپنے دلی گند کا اظہار کیا۔ اور ثابت کر دیا۔ کہ اگر آج محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی دوبارہ دنیا میں تشریف لائیں۔ تو یہ لوگ حضور کے ساتھ بھی وہی سلوک کریں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ کر رہے ہیں۔ کس قدر

"انقلاب" پر احمدیوں کی بے جا حمایت کا بے جا الزام

آج کل یہ ایک عام بات ہو چکی ہے۔ کہ ہر وہ شخص اور ہر وہ اخبار جو احرار کی فتنہ انگیزیوں کے خلاف آواز اٹھائے۔ اور جس کا احرار اور ان کے حامیوں سے کوئی جواب بن نہ آئے۔ اس کے متعلق کہہ دیا جاتا ہے۔ کہ یہ قادیانی ہے۔ یا قادیانیوں نے اسے خرید لیا ہے۔ اس لئے ان کی بے جا حمایت کر رہا ہے۔ اخبار "انقلاب" نے حال میں احرار کی اس بدعقلی اور حماقت کے متعلق کہ احمدیوں کو جداگانہ اقلیت قرار دے دیا جائے۔ جو مقالے لکھے ہیں۔ اور جن میں بدلائل ثابت کیا۔ کہ اگر یہ مطالبہ منظور کر لیا جائے۔ تو سیاسی اور ملکی حقوق کے لحاظ سے احمدی تو فائدہ میں رہیں گے۔ البتہ مسلمانوں کو سخت نقصان اٹھانا پڑے گا۔ کیونکہ پنجاب میں ان کی معمولی سی اکثریت اقلیت میں تبدیل ہو جائے گی۔ ان کے جواب میں احرار اور احرار نواز کوئی معقول بات پیش نہیں کر سکتے۔ اس لئے انہوں نے "انقلاب" پر یہ الزام لگا دیا۔ کہ وہ احمدیوں کی بے جا حمایت کر رہا ہے۔ اس کی تردید میں "انقلاب" (۳ار اکتوبر) نے حسب ذیل مقالہ شائع کیا ہے۔

۲۹ ستمبر کی شام کو لاہور میں مسلمانوں کا جو عظیم الشان جلسہ حضرت پیر جماعت علی شاہ صاحب کے خیالات سننے کے لئے منعقد ہوا۔ اس میں متعدد دیگر قرار دادوں کے علاوہ ایک قرار داد یہ بھی منظور کی گئی۔ کہ مسلمانان لاہور کا یہ جلسہ مدیران "انقلاب" سے درخواست کرتا ہے۔ کہ وہ قادیانیوں کی "بیجا حمایت" ترک کر دیں"۔ سبحانک ہذا بہتان عظیم۔ قادیانیوں کی "بیجا حمایت" تو ایک طرف رہی۔ "انقلاب" نے تو کبھی مسلمانوں کی بھی بیجا حمایت نہیں کی۔ اور وہ کسی کی "بیجا حمایت" اور بیجا مخالفت دونوں کو گناہ عظیم سمجھتا ہے ہمیں "انقلاب" کے مہربانوں کی اس نئی مہربانی پر ذرا بھی تعجب نہیں ہوا۔ اس لئے کہ اس بدنصیب قوم میں بے شمار ایسے بدقسمت افراد موجود ہیں۔ جو اپنے خیر خواہوں کی خیر خواہی کا جواب اسی ناشکرے پن سے دیا کرتے ہیں۔ اور "انقلاب" کو اس امر کے بے شمار تجربے ہو چکے ہیں۔ نہرو رپورٹ کی مخالفت کے زمانے میں بھی "انقلاب" کے مہربان ہم پر ہندوؤں کی "بیجا مخالفت" اور حکومت کا اور حکومت کی "بیجا حمایت" کا الزام عائد کیا کرتے تھے لیکن زمانہ کی رفتار نے بہت جلد اپنے شدید مخالفین پر بھی ثابت کر دیا۔ کہ "انقلاب" نہ ہندوؤں کا بے جا مخالف ہے نہ حکومت کا "بے جا حامی" ہے۔ بلکہ اس کا مسلک فقط یہ ہے کہ ہر معاملے میں مسلمانوں کے اغراض و مقاصد کی "بیجا حمایت" کرے۔ تمام مسلمانان ہند نے متفقہ طور پر بالآخر "انقلاب" ہی کا مسلک اختیار کیا۔ نہرو رپورٹ خاک نامرادی میں دفن ہو گئی۔ مسلمانوں نے متحدہ طور پر اپنے حقوق کا مطالبہ کیا اور اس مطالبہ کی تکمیل میں بہت بڑی حد تک کامیاب ہوئے

قادیانیوں کی "بے جا حمایت" کا الزام تو جب درست ہوتا۔ کہ "انقلاب" قادیانیوں کے عقائد مخصوصہ کی حمایت میں مجلس احرار کے بالمقابل کھڑا ہو جاتا۔ کیا کوئی ایماندار مسلمان یہ کہہ سکتا ہے۔ کہ جب سے پنجاب کے بعض افراد اور بعض جماعتوں نے قادیانیوں کے خلاف جہاد کا اعلان کیا ہے "انقلاب" نے کبھی اس میں دخل دیا۔ عقائد مذہبی کے معاملے میں قادیانیوں کے حق میں کوئی کلمہ کہا۔ اس سوال کا جواب یقیناً نفی میں ہے۔ لیکن جس وقت ہم نے دیکھا کہ بعض مسلمان قادیانیوں کو مسلمانوں سے علیحدہ ایک غیر مسلم اقلیت قرار دیئے جانے کا مطالبہ کر کے اپنے سیاسی اغراض ... سکے گئے پر چھری پھیر رہے ہیں۔ تو ہم نے اپنا فرض سمجھا۔ کہ مسلمانوں کو اس سیاسی حماقت اور خودکشی سے روکیں۔ بتایئے۔ یہ قادیانیوں کی بے جا حمایت تھی یا اسے مسلمانوں کی "بیجا حمایت" کہنا چاہیئے۔ قادیانی ہوں یا شیعہ حنفی ہوں یا وہابی۔ بدعتی ہوں یا دیوبندی۔ ہمیں کسی فرقے کے حسن و قبح یا اس کی حمایت و مخالفت سے کوئی سروکار نہیں۔ ہم تو یہ کہتے ہیں۔ کہ کوئی ایسی حرکت نہ کرو۔ جس سے مسلمانوں کے سیاسی مفاد پر مہلک اثر پڑے کوئی ایسا غیر دانشمندانہ مطالبہ نہ کرو۔ جس سے مسلمانوں کی طاقت کم ہو جائے۔ دوسری قوموں سے سبق حاصل کرو۔ کہ وہ اپنی طاقت کو بڑھانے کے لئے ایسے طبقات کو گلے لگا رہے ہیں۔ جن کے ساتھ انہیں کسی ایک عقیدے میں بھی اشتراک نہیں ہے۔ اگر تم نے ایک دفعہ فرقوں کی سیاسی علیحدگی کا فتنہ شروع کر دیا۔ تو یہ فتنہ کسی دن تمہارے لئے قیامت کا سامان بن جائے گا۔ کیا کوئی دیانتدار شخص ہمارے اس رویہ اور اس مشورے کو قادیانیوں کی بے جا حمایت قرار دے سکتا ہے؟ ہم اللہ تعالٰے کو شاہد قرار دے کر کہتے ہیں۔ کہ ہمیں مسلمانوں کے مفاد سے زیادہ دنیا میں کوئی چیز عزیز نہیں ہے۔ ہم نے نافہم اور نادان لوگوں کی مخالفت کی پرواہ نہ آج تک کبھی کی ہے۔ نہ انشاء اللہ آئندہ کبھی کریں گے۔ اور ہمیشہ بلا خوف لومۃ لائم وہ بات کہیں گے۔ جس میں مسلمانوں کا فائدہ ہو۔ اگر بعض مسلمان اپنے سود و زیاں کو سمجھنے سے قاصر ہیں۔ اور دوست دشمن میں تمیز کرنے کی توفیق نہیں رکھتے۔ تو اس میں ہمارا کچھ قصور نہیں اور اگر وہ ہماری بات نہ سنیں گے۔ اور اپنے گھر کی بربادی پر اصرار کرتے رہیں گے تو ہمارے لئے اس کے سوا کوئی چارہ نہیں۔ کہ ہم ان کو برابر ان کے فائدے اور نقصان سے آگاہ کرتے رہیں اور باری تعالٰے کی بارگاہ میں یہ دعا مانگتے ہیں۔ کہ ربّ اھد قومی انہم لا یعلمون۔

اگر مسلمانوں کے اس جلسے میں قادیانیوں کو علیحدہ غیر مسلم اقلیت قرار دئے جانے کی حمایت میں کوئی دلائل پیش کئے جاتے تو ہم ان کا جواب دیتے۔ اور اپنے غلط اندیش بھائیوں پر اپنا نقطہ نگاہ واضح کرتے۔ لیکن یہاں دلیل و برہان سے تو کوئی سروکار ہی نہیں۔ ایک شخص نے اٹھ کر کہہ دیا۔ کہ "انقلاب" قادیانیوں کی بے جا حمایت کرتا ہے۔ دوسرے نے تائید کر دی۔ اور ریزولیوشن پاس کر دیا۔ غریب مسلمانوں کو کیا معلوم کہ "انقلاب" نے قادیانیوں کی "بے جا حمایت" کی ہے یا حقیقت میں وہ مسلمانوں کی "بیجا حمایت" کے ناقابل عفو جرم کا مرتکب ہوا ہے۔ اللہ ہماری قوم پر رحم کرے۔ اور اسے اپنے نیک و بد کے جاننے کی توفیق عطا فرمائے

مولوی قاسم کی حقیقت

مولوی قاسم جس نے شہرت کی ہوس میں قادیان جا کر مباہلہ پر آمادگی ظاہر کی۔ جس پر یکم اکتوبر کے الفضل میں روشنی ڈالی گئی ہے۔ ایک معمولی مدرسہ میں تھوڑی سی تنخواہ پر مدرس تھے۔ مہتمم مدرسہ کے فوت ہو جانے پر آپ دربدر پھرنے لگے۔ مگر سلسلہ احمدیہ کے خلاف سخت بدزبانی کرتے کرتے مخالفین میں کچھ رسوخ اور روٹیوں کی شکل پیدا کر لی۔ چند روز ہوئے مولوی عطاء اللہ کو یہی صاحب شاہجہانپور لائے جس کی بدزبانی یاد کر کے لوگ آج بھی گالیاں دیتے ہیں

مولوی عطاء اللہ احراری کے مقابلہ میں مسلمانوں نے مولوی حشمت علی صاحب لکھنوی کو بلا کر محلہ محلہ میں تقریریں کرائیں۔ اور مولوی قاسم صاحب بجائے مقابلہ کرنے کے بھاگے بھاگے پھرے اور مقدمات چلانے کی دھمکی دیتے رہے۔ سنا ہے کہ اب پھر مولوی حشمت علی صاحب شاہجہانپور میں تشریف لانے والے ہیں۔ پس مولوی قاسم احراری کے لئے یہی مناسب ہے۔ کہ وہ آ کر ان سے نمٹنے اور دریافت کرے کہ انہوں نے کس دلیل سے مولوی عطاء اللہ جیسے احرار کو حرامی اور حرام خور کہا۔ سنا ہے کہ مولوی حشمت علی صاحب اپنے ہر قول کی تائید میں کافی دلائل رکھتے ہیں۔

(نامہ نگار از شاہجہانپور)

بزازی کے احمدی دوکاندار

ایسے احمدی احباب جو بزازی کی دوکان اعلیٰ پیمانے پر کرتے ہوں۔ ازراہ مہربانی اپنے پتہ سے دفتر امور عامہ کو مطلع فرما دیں۔ ایک نو احمدی دوست کو جنہیں صرف احمدیت کی بنا پر ان کے والدین نے گھر سے نکال دیا ہے کام سکھانے کے لئے

مختلف مقامات میں یوم التبلیغ کس طرح منایا گیا؟

کوئٹہ

۲۹/ ستمبر۔ جماعت احمدیہ کوئٹہ نے یوم التبلیغ نہایت سرگرمی سے منایا۔ انفرادی طور پر شرفا و معززین کو پیغام حق پہونچایا گیا۔ زیر تبلیغ اصحاب خوش اخلاقی اور خاطر و مدارت سے پیش آئے۔ اور ہماری باتیں توجہ اور غور سے سنتے رہے۔ (خاکسار کریم بخش سیکرٹری تبلیغ)

لکھنؤ

یوم تبلیغ جماعت احمدیہ لکھنؤ نے شاندار طریق پر منایا۔ تمام احباب دو۔ دو تین تین کی تعداد میں لکھنؤ کے ہر طرف تقسیم اشتہارات کے لئے گھومتے رہے۔ اور گلی کوچوں میں اشتہارات بکثرت تقسیم کئے گئے۔ پریذیڈنٹ صاحب جماعت احمدیہ نے ایک عیسائی جلسہ میں زبردست تقریر کی۔ جو بہت مؤثر ثابت ہوئی۔ بعض غیر احمدی مسلمانوں نے ہمارے تبلیغی وفد کو فرط شوق سے دیکھنے کی خواہش ظاہر کی۔ مولوی محمد عثمان صاحب اور سید ارتضیٰ علی صاحب نے شہر کے وکلاء بیرسٹر اور مجسٹریٹ صاحبان سے ملاقات کی۔ بعض کو تبلیغ کی۔ اور بعض کو اشتہارات تقسیم کئے۔ (خاکسار مرزا برکت علی لکھنؤ)

راولپنڈی

۲۹/ ستمبر۔ تمام افراد جماعت احمدیہ کے اٹھائیس وفود بنائے گئے۔ جنہوں نے بلدیہ کے مختلف حصوں میں تمام دن تبلیغ کی اور آٹھ سو تبلیغی ٹریکٹ تقسیم کئے۔ (سکرٹری جماعت احمدیہ راولپنڈی)

دیوانسگھ والی (ضلع ملتان)

۲۹/ ستمبر۔ یوم التبلیغ پوری سرگرمی سے منایا گیا۔ دن کے پہلے حصہ میں دو اہل تشیع اصحاب کو تبلیغ کی گئی۔ اس کے بعد موضع رکھیا کہوہ میں جلسہ کیا گیا۔ یہ گاؤں چونکہ اردگرد کی آبادی میں مرکزی حیثیت رکھتا ہے اس لئے بہت سے غیر احمدی دوست جلسہ میں شامل ہوئے۔ جلسہ میں مختلف موضوعات پر تقریریں کی گئیں۔ ایک صاحب نے اعتراضات کرنے کے لئے وقت مانگا۔ جلسہ کے اختتام پر انہیں ڈھونڈا گیا۔ تو غائب تھے۔ حاضرین بہت مفید معلومات اور عمدہ اثر لے کر گئے (خاکسار عبدالعزیز بی۔ اے)

گوجرہ

۲۹/ ستمبر انصار اللہ گوجرہ نے یوم تبلیغ پوری سرگرمی سے منایا۔ صبح کی نماز اور دعا کے بعد مقررہ پروگرام کے ماتحت ممبران انصار اللہ کو تین حصوں میں تقسیم کیا گیا۔ ایک حصہ شہر اور ریلوے سٹیشن کے لئے دوسرا محلہ مہدی پورہ اور ہسپتال کے لئے اور تیسرا قریبی دیہات میں تبلیغ کے لئے روانہ ہوا۔ دیہات میں جانے والے احباب سائیکلوں پر سوار تھے۔ پانچ دیہات میں تبلیغی ٹریکٹ تقسیم کئے گئے۔ تقسیم کردہ ٹریکٹوں کی کل تعداد پانچ سو سے زائد ہے۔ علاوہ ازیں ریلوے سٹیشن پر جتنی مسافر گاڑیاں آئیں۔ سب میں ٹریکٹ تقسیم کئے گئے۔ (خاکسار ایم انحق انور ہاشمی سیکرٹری)

منٹگمری

جماعت احمدیہ منٹگمری نے خدا تعالےٰ کے فضل سے یوم تبلیغ نہایت گرم جوشی سے منایا۔ فرداً فرداً دعوتوں کے رنگ میں اور وفود کی صورت میں غرض کہ ہر طرح تبلیغ کی گئی۔ دو وفد دیہات میں گئے۔ اور قریباً چھ دیہات میں پیغام حق پہونچایا گیا۔ مختلف قسم کے ڈیڑھ ہزار کے قریب ٹریکٹ تقسیم کئے گئے۔ خاکسار غلام حسین جاہلوی۔ سکرٹری تبلیغ۔

لدھیانہ

جماعت احمدیہ لدھیانہ نے یوم التبلیغ نہایت جوش سے منایا۔ لجنہ اماء اللہ کا ایک غیر معمولی اجلاس محلہ صوفیاں میں منعقد ہوا جس میں غیر احمدی مستورات شریک ہوئیں جنہیں احمدی مستورات نے تبلیغ کی۔ اور ان میں تبلیغی لٹریچر تقسیم کیا۔

احباب جماعت نے مختلف حلقہائے شہر آپس میں تقسیم کر لئے تھے ملازم و غیر ملازم اپنے اس دینی فریضہ کی ادائیگی میں تمام دن مصروف رہے۔ بعض نوجوانوں نے ریلوے ٹرینوں میں سفر اختیار کر کے دور و نزدیک لوگوں کو تبلیغ کی۔ اور لوگوں نے اچھا اثر قبول کیا۔ خاکسار صوفی سید عبدالرحیم لدھیانہ

کھاریاں

۲۹/ ستمبر تعلیم یافتہ غیر احمدیوں میں تبلیغ کی گئی۔ اور چار سو کے قریب تبلیغی ٹریکٹ تقسیم کئے گئے۔ احمدی کاشتکاروں نے غیر احمدی کاشتکاروں میں تبلیغ کی۔ مستورات نے غیر احمدی عورتوں کو تبلیغ کر کے حق تبلیغ ادا کیا۔ خاکسار رسل خان۔ سکرٹری

لودی ننگل

۲۹/ ستمبر۔ تمام افراد جماعت سرگرمی سے گاؤں میں تبلیغ کرتے رہے۔ جس کا غیر احمدی بھائیوں پر بہت اچھا اثر ہوا۔ گیارہ بجے کے بعد احباب اردگرد کے دیہات میں چلے گئے۔ موضع کھوکھر میں غیر احمدی ہماری تقریر کو بڑے شوق سے سنتے رہے۔ اور ان پر اچھا اثر ہوا۔ اسی طرح دو اور دیہات میں گشت لگایا گیا۔ وہاں بھی لوگوں پر اچھا اثر ہوا۔ خاکسار کرم الدین پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ لودی ننگل۔

گھٹیالیاں

جماعت احمدیہ گھٹیالیاں کے آٹھ وفود بنائے گئے۔ جن کے لئے علیحدہ علیحدہ حلقہ جات مقرر کر دیئے گئے۔ اور عورتوں کے وفود نے گھٹیالیاں میں ہی غیر احمدی مستورات میں تبلیغ کی۔ مردوں کے وفد اردگرد کے بارہ دیہات میں پھیل گئے ۸۰۰ کے قریب ٹریکٹ تقسیم کئے گئے۔ لوگوں نے باتوں کو نہایت دلچسپی سے سنا تقریباً چھ سو افراد کو پیغام حق پہونچایا گیا خاکسار فضل الرحمٰن سکرٹری۔

رعیہ

۲۹/ ستمبر۔ یوم التبلیغ نہایت خیر و خوبی سے منایا گیا۔ تمام احمدی احباب نے فرداً فرداً تبلیغ کی۔ اور سارا دن لوگوں کو پیغام حق پہونچانے میں گزارا۔ تبلیغی اشتہارات اور ٹریکٹ بھی تقسیم کئے گئے۔ خاکسار ملک حسن محمد۔

لاہور

۲۹/ ستمبر جماعت احمدیہ لاہور نے یوم التبلیغ مندرجہ ذیل طریق پر منایا:۔

(۱) دو ہزار پوسٹر لاہور کے گلی کوچوں میں نمایاں مقامات پر چسپاں کئے گئے (۲) احباب نے گیارہ ہزار تبلیغی ٹریکٹ (اعلان حق۔ دعوت حق۔ درد دل سے ایک دعوت قوم کو۔ سید الاولین و الآخرین حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا درجہ) مخصوص احباب کے علاوہ عام لوگوں میں بھی تقسیم کئے (۳) بعض احباب نے وفد کی صورت میں تبلیغ کی۔ اور بعض نے لوگوں کے گھروں پر جا کر تبلیغ کی۔ اور اکثر احباب نے اپنے غیر احمدی دوستوں کو گھروں پر مدعو کر کے حق تبلیغ ادا کیا۔ (۴) احمدی مستورات نے بھی غیر احمدی مستورات کو پوری سرگرمی سے تبلیغ کی۔ غیر احمدی دوستوں نے ہماری باتوں کو نہایت توجہ سے سنا۔ خاکسار عبدالکریم قائم مقام سکرٹری تبلیغ۔

بہلول پور

۲۹/ ستمبر یوم التبلیغ نہایت سرگرمی سے منایا گیا۔ اردگرد کے دیہات میں تبلیغ کی گئی۔ لوگوں نے ہماری باتوں کو نہایت شوق سے سنا۔ گاؤں کے غیر احمدی دوستوں میں بھی تبلیغ کی گئی۔ اور تبلیغی ٹریکٹ تقسیم کئے گئے۔ جو لوگوں نے خوشی سے قبول کئے۔ خاکسار غلام احمد۔

انبالہ

۲۹/ ستمبر علے الصبح تمام افراد جماعت مسجد احمدیہ میں جمع ہوئے۔ اور امیر جماعت سے ہدایات لے کر وفود کی صورت میں مختلف اطراف میں پھیل گئے۔ بعض احباب نے انفرادی تبلیغ کی۔ ۵۰۰ ٹریکٹ تقسیم کئے گئے۔ لوگوں پر تبلیغ سے اچھا اثر ہوا خاکسار محمد بخش۔ سکرٹری تبلیغ۔

نابھہ

یوم التبلیغ پر احباب جماعت کو ہدایات دے کر مختلف مقامات میں بھیجا گیا۔ اور تبلیغی ٹریکٹ لوگوں میں تقسیم کرنے کے لئے دیئے گئے۔ لوگوں نے ٹریکٹ خندہ پیشانی سے قبول کئے۔ اور شوق سے ان کا مطالعہ کیا۔ رات کو مسجد احمدیہ میں جلسہ کیا گیا۔ اور غیر احمدی احباب کو مدعو کر کے انہیں تبلیغ کی گئی۔ خاکسار سکرٹری تبلیغ۔

جموں

۲۹/ ستمبر یوم تبلیغ منایا گیا۔ آٹھ قسم کے تبلیغی ٹریکٹ تعدادی ۲۷۵ سنجیدہ اور خواندہ طبقہ میں تقسیم کئے گئے۔ اور فرداً فرداً لوگوں میں تبلیغ کی گئی۔

خاکسار غلام محمد خادم

موسم سرما میں سال بھر کی آمدنی

حسب سابق کی سستی تجارت احمدی برادران کے لئے خاص رعایت

وہ بیکار احمدی برادران جو قلیل سرمایہ رکھتے ہوں۔ اور وہ اصحاب جو مستقل تجارت پیشہ ہوں ہماری امریکن سیکنڈ ہینڈ (مستعمل) گرم کوٹوں کی گانٹھیں منگوا کر کسی قصبہ، شہر یا گاؤں میں فروخت کریں قلیل سرمایہ سے انشاء اللہ معقول منافع ہوگا۔ اس سال امریکہ کا مال خاص انتظام کے ماتحت عمدہ صاف ستھرا۔ دھلا ہوا آیا ہے۔ ایسا عمدہ اور فائدہ مند مال دوسری جگہ سے نہ ملے گا۔ احمدی برادران سے نرخ میں خاص رعایت ہے۔ مال بھی احتیاط اور غور سے عمدہ بھیجا جاتا ہے۔

بیوپاریوں کی سہولت کے لئے ملے جلے (مکسڈ) کوٹوں کی چھوٹی گانٹھیں مالیتی دو سو و ایک سو روپیہ موجود ہیں۔ جن میں ہر ضروری میل کے کوٹ۔ مردانہ ہاف۔ مردانہ چسٹر اوور کوٹ۔ لڑکوں کے کوٹ۔ واسکٹ درجہ سپیشل اول و دوم سوم ہیں جنکی ہر جگہ مانگ ہے۔ اور ہاتھوں ہاتھ فروخت ہونیوالا مال ہے۔ منگوا کر فائدہ اٹھایئے موسم آگیا ہے جلد آرڈر دیجئے۔ چوتھائی رقم پیشگی ہمراہ آرڈر آنی چاہیئے۔ دیگر امور کیلئے مفصل لسٹ طلب کرو۔

ایس۔ رفیق بھائی (تھوک فروشان) جیکب سرکل بمبئی

جن خریداروں کا چندہ ۱۶ر ستمبر ۱۹۳۵ء سے ۱۵ر اکتوبر ۱۹۳۵ء تک کسی تاریخ کو ختم ہوتا تھا جن کی فہرست پہلے اخبار میں شائع ہو چکی ہے۔ ان کے نام ۸ر اکتوبر ۱۹۳۵ء کا اخبار وی۔ پی ہو گا۔ احباب وصول کرنے کے لئے تیار رہیں۔

(مینیجر)

روزنامہ الفضل قادیان دارالامان مورخہ ۶/ اکتوبر ۱۹۳۵ء نمبر ۸۲ جلد ۲۳

ہماری "اونٹ مارکہ" جرابیں آپ کہاں سے خرید سکتے ہیں؟

ذیل کے دوکاندار ہماری تیار کردہ "اونٹ مارکہ" جرابیں فروخت کر کے فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ آپ بھی اس فہرست میں شامل ہو کر فائدہ اٹھائیں۔ نرخ نامہ اور شرائط کاروبار کے لئے کمپنی سے خط وکتابت کریں:۔

نام شہر	نمبر شمار	نام دوکاندار
نوشہرہ چھاؤنی	۱	مسٹر بشیر احمد انجن شیڈ
راولپنڈی	۲	شیخ مولابخش۔ عنایت اللہ۔ راجہ بازار
"	۳	شیخ محمد صالح۔ عبدالواحد۔ " "
	۴	حاجی چراغ دین۔ عبدالغنی " "
جہلم	۵	شیخ قمر دین۔ فضل حق بازار کلاں
"	۶	نزیت رائے۔ خیراتی لعل "
گجرات	۷	شیخ کرم دین۔ فضل حسین۔
"	۸	شیخ الٰہی بخش۔ رحیم بخش۔
وزیرآباد	۹	شیخ اللہ رکھا۔ غلام حسین۔
"	۱۰	شیخ فضل کریم۔ محمد رمضان۔
"	۱۱	ملک راج رام پرکاش۔
لائل پور	۱۲	شیخ محمد یوسف۔ تاجر۔
گوجرانوالہ	۱۳	فینسی گڈس شاپ
"	۱۴	کرشنا سٹورز۔
شیخوپورہ	۱۵	جنرل بھارت سٹورز
لاہور	۱۶	شاہ شجاع برادرز۔ انارکلی
"	۱۷	ملک ھاؤس اندرون بھاٹی دروازہ
"	۱۸	نظر محمد۔ محمد اقبال۔ قلعہ گوجرسنگھ
"	۱۹	رحمٰن برادرز۔ اندرون دہلی دروازہ
	۲۰	شیخ فتح محمد متصل تھانہ مزنگ
"	۲۱	کانشی رام۔ بھگوان داس گڑھی شاہو۔
منٹگمری	۲۲	شیخ عزیز بخش اینڈ سنز پاک پتن بازار۔
"	۲۳	زمیندار ھاؤس۔
"	۲۴	گنگوہ ہاؤس
دیپالپور	۲۵	سید حامد حسین جنرل مرچنٹ
پاک پتن	۲۶	فیض ہاؤس
"	۲۷	چوھدری دی ہٹی
"	۲۸	ہیمراج گھمنڈی رام
ملتان شہر	۲۹	نور بھائی قادر بھائی اینڈ سنز
بہاولپور	۳۰	چھنتہ رام کشن چند۔
"	۳۱	حاجی شیخ احمد بخش اینڈ سنز
	۳۲	پوکھر داس۔ تیرتھ داس۔
بکلوہ چھاؤنی	۳۳	قمرالدین اینڈ سنز
بٹالہ	۳۴	گردھاری لعل چرنجیت۔
"	۳۵	دولت رام۔ منوہر لال۔
سیالکوٹ شہر	۳۶	شیخ نور الٰہی جنرل مرچنٹ۔
"	۳۷	لعل چند اینڈ کو۔
"	۳۸	نیشنل سوادیشی سٹورز۔
مودہا (ہمیرپور)	۳۹	ایم محمد شفیع جنرل مرچنٹ
حیدرآباد (دکن)	۴۰	محمد اعظم۔ معین الدین عابد بلڈنگ
بھاگل پور سٹی	۴۱	گرائیجوایٹ برادرز اینڈ کو۔
دارجیلنگ	۴۲	محمد صدیق۔ محمد رفیق چوک بازار۔
میرٹھ شہر	۴۳	سیٹھ رام داس۔ گپتا دیتی بازار۔
میرٹھ چھاؤنی	۴۴	توصیف الٰہی جنرل مرچنٹ صدر بازار۔
اوڑ (جالندھر)	۴۵	سردار علی راول۔
ڈیرہ دون	۴۶	ایف۔ آر۔ آئی۔ کوآپریٹو سوسائٹی لیمٹڈ۔
شملہ	۴۷	شیخ خادم حسین نیاز۔
سری نگر	۴۸	ایمپائر ٹریڈنگ ہاؤس حبہ کدل۔
لداخ	۴۹	شیخ عبدالرزاق۔ عبدالحکیم۔
روزہل (ماریشس)	۵۰	ایم عبدالسبحان عقلو۔
نیروبی (افریقہ)	۵۱	شیخ غلام فرید۔ پوسٹ بکس نمبر ۵۵۲
کسیالہ (")	۵۲	ملک نصراللہ خان پوسٹ بکس نمبر ۲۷
جنجہ (")	۵۳	دھرمسی ہیمراج " نمبر ۱۰۷
مانڈلے (برما)	۵۴	ماسٹر کریم بخش ٹیلرنگ شاپ
چنوری (مرادآباد)	۵۵	ایم طفیل احمد صاحب

دی سٹار ہوزری ورکس لمیٹڈ قادیان

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

اٹلی اور ابی سینیا کے درمیان جنگ کا آغاز

لنڈن ۳ اکتوبر۔ اٹلی اور ابی سینیا کے درمیان جنگ شروع ہو گئی ہے شہنشاہ حبشہ نے لیگ کو ایک برقیہ ارسال کیا ہے کہ اطالوی طیاروں نے اڈوا اور ایڈیگریٹ پر بمباری کی ہے جس کے نتیجہ میں سول آبادی کے متعدد اشخاص جن میں عورتیں اور بچے بھی شامل ہیں۔ مارے گئے۔ اور بہت سے مقامات تباہ ہو گئے ہیں۔

ضلع اگامی میں جنگ جاری ہے۔ توقع کی جاتی ہے۔ کہ اطالوی کل تمام اطراف سے حملہ کر دینگے۔ عدلیس آبابا پر بھی بمباری کا خطرہ ہے۔ لوگوں کو تنبیہ کی گئی ہے۔ کہ تمام جاسوس اور ہر وہ حبشی جو ملک کی آواز پر لبیک نہیں کہے گا۔ پھانسی دیدیا جائے گا۔ عدلیس آبابا سے آمدہ آخری پیغام مظہر ہے کہ وہ اطالوی افواج اگامی کی جانب بڑھ رہی تھیں۔ ہزیمت اٹھا چکی ہیں :۔

جنیوا ۳ اکتوبر۔ لیگ کے سکرٹری کو شہنشاہ حبشہ کی طرف سے برقیہ پہونچا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اطالوی افواج نے اڈوا پر دوبارہ ہوائی حملہ کر دیا ہے۔ چار طیاروں نے ۷۰ بم پھینکے۔ جن میں سے ایک۔ ریڈ کراس ہسپتال پر پھینکا گیا۔ ۱۲۔ ارکان پر مشتمل کمیٹی اجلاس منعقد کر کے اس رپورٹ پر غور وخوض کر رہی ہے۔ ریڈ کراس ہسپتال پر جو بمباری ہوئی۔ اس سے بہت سی نرسیں ہلاک اور مجروح ہوئیں۔

روما ۲ اکتوبر۔ سانتور مسولینی نے اپنی تقریر براڈکاسٹ کرتے ہوئے کہا۔ "تاریخ اٹلی میں سنجیدہ گھڑی عنقریب آنے والی ہے۔ اٹلی نے ایبے سینیا کی اشتعال انگیزیوں کو چالیس سال تک برداشت کیا ہے اور اب ان کے خاتمہ کا وقت آپہونچا ہے۔ اگر ہمارے خلاف انتصادی نوعیت کی کوئی کارروائی کی گئی تو ہم اسی رنگ میں اس کا جواب دینگے۔

(۴) جنگ کا جواب ہم جنگ سے دینگے۔ کسی کو یہ خیال نہیں کرنا چاہئے۔ کہ دنیا کی کوئی طاقت ہمیں جھکا سکتی ہے۔ لیگ اطالوی قوم کے خلاف جس نے کہ دنیا میں بڑی بڑی فتوحات حاصل کیں۔ جس نے بڑے بڑے شاعر۔ مصنف۔ اور آرٹسٹ پیدا کئے کارروائی کرنے کی باتوں کی جرأت کر رہی ہے"

ٹوکیو ۳ اکتوبر۔ جاپان کے باخبر سیاسی دوائر میں اعلان کیا جا چکا ہے۔ کہ اٹلی اور ایبے سینیا کی باہمی جنگ کے دوران میں جاپان غیر جانبدار رہے گا۔ اور چونکہ جاپان لیگ کا رکن نہیں ہے اس پر اٹلی کے خلاف لیگ کے کسی فیصلہ کی ذمہ واری عائد نہیں ہوتی۔

بمبئی ۳ اکتوبر۔ اٹلی اور ایبے سینیا کے درمیان جنگ کے نتیجہ میں بمبئی کی اناج منڈی میں قیمتیں بڑھ گئی ہیں۔ کپاس کا بھاؤ کل کی آخری قیمتوں سے چھ روپے بڑھ گیا ہے۔ دوسری اجناس کے بھاؤ بھی بڑھ گئے ہیں۔

ایتھنز ۳ اکتوبر۔ یونانی مالکان جہاز نے جہاز کے کپتانوں کو ہدایت کی ہے۔ کہ وہ اٹلی سے یا اٹلی کو کوئی مال نہ لے جائیں۔ نیز مشرق دور کے یونانی جہاز رانوں کو بھی برقیے بھیجے گئے ہیں۔ کہ وہ کیپ کی راہ سے آئیں بلکہ نہر سویز کے راستہ سے آئیں :۔

ٹولوس (فرانس) ۳ اکتوبر۔ ٹولوس کے ریلوے سٹیشن پر جب اطالوی لوگوں کی ایک جماعت جنگ کی تیاری کے احکام کی متابعت میں اٹلی جا رہی تھی۔ فرانسی لوگوں نے مسولینی اور جنگ کی مذمت کے نعرے لگائے۔

پٹنہ ۳ اکتوبر۔ گورنمنٹ ہند ڈاکخروں اور پوسٹل سروس کے ممبروں سے دریافت کر رہی ہے۔ کہ آیا وہ جنگ شروع ہو جانے کی صورت میں غیر ممالک یا سرحدوں پر جانے کے لئے تیار ہیں۔ فوجی حکام سے بھی مشورہ لیا جا رہا ہے۔ کہ ہندوستان کے تحفظ کے لئے کچھ فوج چھوڑ کر باقی کتنی فوج باہر بھیجی جا سکتی ہے :۔

مدراس ۳ اکتوبر۔ کانگریس کی مجلس عاملہ کا اجلاس ۱۵۔۱۶۔ اکتوبر کو۔ اور آل انڈیا کانگریس کمیٹی کا اجلاس ۱۷ ۱۸ اکتوبر کو ہو گا :۔

امرتسر ۳ اکتوبر۔ آج ڈیڑھ بجے مشنری کالج میں مسالہ شہید گنج کے متعلق سکھ مسلم کانفرنس منعقد ہوئی۔ مولانا شوکت علی۔ سید ارتضےٰ بہادر مسٹر کے ایل گابا۔ شیخ محمد صادق اور خواجہ احمد صادق مسلمانوں کی طرف سے تھے۔ سکھوں کی طرف سے ماسٹر تارا سنگھ۔ سردار دلیپ سنگھ وغیرہ تھے۔ ہر دو پارٹیوں نے اپنا اپنا نقطۂ نظر پیش کیا۔ آخر میں ایک بیان تیار کیا گیا۔ اور فیصلہ ہوا۔ کہ یہ بیان سکھ رہنماؤں کی طرف سے اخبارات میں شائع ہو۔ بیان کا مفہوم یہ ہے۔ کہ سکھ رہنماؤں کو مسلم لیڈروں سے مل کر حقیقی خوشی ہے۔ سکھوں کے ہر ایک خیال کو مسلم لیڈروں نے قدر کی نگاہ سے دیکھا ہے۔ اگرچہ سکھ جگہ دینے کے لئے تیار نہیں۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں۔ کہ مزید گفت وشنید کا دروازہ بند ہو گیا ہے۔

پیرس ۳ اکتوبر۔ کل اطالوی سفیر نے ایم لوال وزیر اعظم فرانس سے ملاقات کے دوران میں کہا۔ کہ اٹلی یورپ میں جنگ کی پہل نہیں کرے گا۔ اور اگر اس کے خلاف صرف انتصادی کارروائی کی گئی۔ تو وہ بحیرہ روم میں اپنی حفاظت کے زبردست انتظامات کرے گا۔ باخبر دوائر کا خیال ہے۔ کہ جنگ مشرقی افریقہ تک محدود رہے گی۔ اور اسے یورپ تک پھیلنے نہیں دیا جائیگا۔

بمبئی ۳ اکتوبر۔ سی۔ آئی۔ ڈی پولیس نے بمبئی پریس ورکرز یونین کے دفتر پر چھاپہ مارا۔ اور اشتراکی لٹریچر کی چند کاپیاں برآمد کیں۔ یونین کے جنرل سیکرٹری کو بھی گرفتار کیا گیا :۔

صوفیہ ۳ اکتوبر۔ بلگیریا کی حکومت کو تہ وبالا کرنے کی ایک خوفناک سازش کا انکشاف ہونے پر تمام بلگیریا میں مارشل لاء نافذ کر دیا گیا ہے اور بہت سی گرفتاریاں کی گئی ہیں :۔

شملہ ۳ اکتوبر۔ ہندوستانی ڈیلیمیٹیشن کمیٹی نے پنجاب فرنچائز کمیٹی کے ممبوں سے تبادلہ خیالات کیا۔ سہ پہر کو کمیٹی نے مختلف اداروں اور مزدور انجمنوں اور دیہاتی اور شہری مفادات کے نمائندوں کی زبانی شہادات قلمبند کیں۔

سکندریہ ۳ اکتوبر۔ ایبے سینیا میں جنگ کے چھڑ جانے کی وجہ سے شہر کی پولیس کو ہر ہنگامی موقع کے لئے تیار رہنے کا حکم دیا گیا ہے۔ اور ایک خاص گارد اس جگہ پر متعین کی گئی ہے۔ جہاں سمندر میں تار برقی کا سٹیشن ہے :۔

لنڈن ۴ اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے سلطان ابن سعود نے حکومت برطانیہ سے درخواست کی ہے۔ کہ وہ اطالیہ اور حبشہ کی جنگ میں حبشہ کا ساتھ دیں حجازی افواج کو ہر وقت تیار رہنے کا حکم جاری کر دیا گیا ہے۔

دہلی ۳ اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ کھیتری ریاست جے پور کے ہزارہا مسلمان مرد عورت اور بچے حکام کھیتری کے جابرانہ سلوک سے مجبور ہو کر ترک وطن پر آمادہ ہو گئے ہیں۔ اور پاپیادہ دہلی اور اجمیر آرہے ہیں :۔

بریلی ۳ اکتوبر۔ پرسوں ایک قبرستان کی ملکیت کے تنازعہ پر بریلی میں ہندو مسلم فساد کا سخت خطرہ پیدا ہو گیا چنانچہ ایک دوسرے پر خشت باری بھی کی گئی۔ لیکن پولیس نے موقعہ پر پہونچکر صورت حالات پر قابو پا لیا :۔

(عبد الرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا۔ اور قادیان سے ہی شائع کیا) ایڈیٹر غلام نبی